International Research Journal of Human Resource and Social Sciences
ISSN(O): (2349-4085) ISSN(P): (2394-4218)
Impact Factor 6.414 Volume 5, Issue 6, June 2018
Website- www.aarf.asia, Email : editoraarf@gmail.com

مولانا ابوالکلام آزاد-

Maulana Abul Kalam Azad-

Dr. K.B. Muneer Ahmed
Associate Prof. Govt. R.C College, Bangalure-India

مولانا ابوالکلام آزاد ایک عظیم عبقری نابغہ عہد ساز اور عہد آفرین شخصیت کا نام ہے، جو ایک تاریخ بھی ہے، تاریخ کا ایک باب بھی ہے، تاریخ ساز بھی ہے۔ مولانا آزاد ایک ایسی جامع شخصیت کا نام ہے جسے قسّام ازل نے ممنوع کمالات کا جامع بنایا تھا۔ عالم مفتر محدث فقیہ، مورخ، فلسفی، متکلم مفکر، ادیب صحافی انشاپرداز نقاد دانشور سیاست دان، ماہر تعلیم۔۔۔ الغرض مولانا ابوالکلام آزاد کی شخصیت فطرت کا ایک ایسا حسین گلدستہ تھی، جسے قدرت نے موزون و متناسب گلہائے رنگارنگ سے سجایا تھا۔ مولانا آزاد دنیائے ادب میں بطور بے نظیر صاحب اسلوب نثر نگار بے بدل قلم کار بے باک صحافی بے مثل خطیب دلچسپ مکتوب نگار، تذکرہ نگار اور دانشور نقاد کی حیثیت سے معروف ہیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد کو قدرت نے عبقریت سے نوازا تھا۔ آپ کو فہم و فراست حکمت و تدیر ذہانت و ذکاوت، بذلہ سنجی و معاملہ فہمی، نکتہ شناسی و نکتہ آفرینی کا حظ وافر بار گاوایزدی سے ودیعت ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے آپ کی شخصیت نابغہ عصر کی حیثیت رکھتی ہے۔

مولانا آزاد کی تحریروں میں بھی یہی وصف ملتا ہے کہ انھوں نے اپنی راہ الگ نکالی ہے۔ تفرد و امتیاز آپ کی ادبی شخصیت کا اہم وصف ہے۔ آپ نے تحریر و تقریر میں اپنی راہ الگ نکالی ہے۔ اس کی ایک بنیادی وجہ یہ بھی تھی کہ آپ ایک غیور و خوددار حساس و باوقار شخصیت و کردار کے حامل تھے۔ ایک جگہ تذکرہ میں اپنی افتاد طبع بلکہ اسی ذاتی وصف کے بارے میں لکھتے ہیں:

"۔۔۔۔۔ جہاں کہیں رہے اور جس رنگ میں رہے، کبھی کسی دوسرے کے نقشِ قدم کی تلاش نہ ہوئی۔ اپنی راہ خود ہی نکالی اور دوسروں کے لئے اپنا نقش قدم راہنما چھوڑا۔"

مولانا آزاد نے اردو میں 'الہلال' اور 'البلاغ' جاری کئے۔ ان اخبارات میں آپ نے اپنے قومی و ملی افکار کو پیش کیا، ملتِ اسلامیہ کے کردار کو واضح کیا، اردو صحافت کو وقار عطا کیا، بلکہ صحافت کو معیار اور پاکی استناد و اعتبار عطا کیا۔ آپ نے اپنی تصنیف تذکرہ کے ذریعہ ہندوستان کی ملتی تاریخ کے شاندار ابواب کو محفوظ کر دیا۔ حق و صداقت اور دعوت و عزیمت کی داستانیں اپنے پُرجوش اسلوب میں اس طرح تحریر کیں کہ تاریخی حکایات اور واقعات متحرک نظر آنے لگیں۔ ان تحریروں میں مولانا آزاد نرے مؤرخ نظر نہیں آتے بلکہ دعوت انقلاب اور پیغام حرکت و عمل دینے والے ایسے مفکر، مبلغ اور دانشور نظر آتے ہیں جو ناقہ حجاز کے حدی خواں، جادہ پیما ہونے والے قافلہ کے لئے بانگِ درا لگانے والا اور راہ حق پر گامزن ہونے والوں کے لئے ایک رہنمائے حقیقت بادہ بر حق اور رہبر کامل ہو۔

مولانا آزاد نے تذکرہ میں حق و صداقت، امانت و دیانت، عجز و تواضع اور حق پسندی و حقیقت پسندی کا ثبوت دیا ہے۔ اسلامی مزاج کی وضاحت کرتے ہوئے حسب و نسب اور اپنی خاندانی عظمتوں پر فخر و مباہات نہیں کیا ہے بلکہ تحدیث نعمت اور اظہار حقیقت سے کام لیا ہے۔ مولانا آزاد نے اپنے خطوط کے مجموعے غبار خاطر میں مختلف موضوعات پر خامہ فرسائی کی ہے۔ قلعہ احمد نگر کی قید و بند اور اسارت و نظر بندی کے دور میں لکھے ہوئے خطوط ادب عالیہ میں ایک گراں قدر اضافہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

© Associated Asia Research Foundation (AARF)
A Monthly Double-Blind Peer Reviewed Refereed Open Access International e-Journal - Included in the International Serial Directories.

اردو ادب میں کوئی کتاب غبار خاطر ' کا جواب نہیں پیش کر سکتی۔ آپ نے اپنے زور قلم سے انشاپردازی کے بے محل جواہر پاروں کو غبار خاطر کی زینت بنایا ہے۔ غبار خاطر مولانا آزاد کا ایک ادبی شاہکار ہے۔ قلع جو احمد نگر کے واقعات و مشاہدات اور مولانا آزاد کے مختلف موضوعات پر پیش کردہ افکار و خیالات اپنی قید بند کی صعوبتوں کے باوجود ایک جگہ غبار خاطر میں لکھتے ہیں: انفرادیت اسلوب کی دلکشی اور طرز نگارش کی جاذبیت کے باعث" غبار خاطر ناقدانِ ادب کو ہمیشہ اپنی جانب متوجہ کرتی رہی ہے۔ ۔۔۔۔جس قید خانے میں صبح ہر روز مسکراتی ہو، جہاں شام ہر روز پردۂ شب میں چھپ جاتی ہو، جس کی راتیں کبھی ستاروں کی قندیلوں سے جگمگانے لگتی ہوں کبھی چاندنی کی حسن افروزیوں سے جہاں تاب رہتی ہو، جہاں دوپہر ہر روز چھکے شفق ہر روز نکھرے پرند ہر صبح و شام چہکیں، اسے قید خانہ ہونے پر بھی عیش و عشرت کے سامانوں سے خالی کیوں سمجھ لیا جائے۔"

غبار خاطر میں مرصع کاری رنگینی اور آراستگی کے اعلیٰ نمونے ملتے ہیں۔ لفظی رعایات و مناسبات، جملوں کی متوازن ترکیب و ترتیب کے بدلے ہوئے پیرائے، نت نئے تلازمات اور نادر ترکیبات غبار خاطر کی دل آویزی اور دلکشی میں اور بھی اضافہ کرتے ہیں۔ قاری مولانا آزاد کی تحریروں کے طلسم میں قید ہو کر رہ جاتا ہے۔

خبار خاطر میں مولانا آزاد نے جو مکتوبات پیش کئے ہیں، ان میں معنی کے بجائے لفظ اہم ہے اور بیان کے بجائے طرز بیان، ان میں مواد کی وہ اہمیت نہیں جو اظہار کی ہے، مولانا آزاد نے اظہاری اسلوب کے ذریعہ غبار خاطر کی نثر میں وہی والی تاثیر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے جو شاعری میں ملتا ہے، غبار خاطر کے بعض نثر پارے قاری کو ایک مخصوص جمالیاتی تجربہ کا احساس دلاتے ہیں۔ حکایت زاغ و بلبل کا یہ اقتباس ملاحظہ ہو:

زمستان کی برف باری اور پت جھڑ کے بعد جب موسم کا رخ پلٹنے لگتا ہے اور بہار اپنی ساری رعنائیوں اور جلوہ فروشیوں کے ساتھ باغ و صحرا پر چھا جاتی ہے تو اس وقت برف کی بے رحمیوں سے ٹھٹھری ہوئی دنیا یکایک محسوس کرنے لگتی ہے کہ اب موت کی افسردگیوں کی جگہ زندگی کی سرگرمیوں کی ایک نئی دنیا نمودار ہو گئی، انسان اپنے جسم کے اندر دیکھتا ہے تو زندگی کا تازہ خون ایک ایک رگ کے اندر ابلتا دکھائی دیتا ہے، اپنے سے باہر دیکھتا ہے تو فضا کا ایک ایک ذرہ عیش و نشاط ہستی کی سرمستیوں میں رقص کرتا نظر آتا ہے۔ آسمان

و زمین کی ہر چیز جو کل تک محرومیوں کی سواری اور افسردگیوں کی جان کاہی تھی، آج آنکھ کھولئے تو حسن کی عشوہ طرازی ہے، کان لگائے تو نغمہ کی جاں نوازی ہے، سونگھئے تو سرتاسر بو کی عطر بیزی ہے۔"

مولانا آزاد کے فن تقریر کے ملکہ خداداد اور زور خطابت کا زندہ ثبوت خطبات آزاد ہے۔ آپ نے جس طرح مختلف مواقع پر خطبات میں اپنے افکار و نظریات پیش کئے، ان کے مطالعہ سے تقریر میں تحریر کے کمال کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپ نے فصاحت و بلاغت کے دوریا اپنی تحریروں میں بہائے ہیں۔ بلاشبہ خطبات میں کہیں کہیں طنز و تعریض کے تیر و نشتر بھی ملتے ہیں، لیکن بہ ایں ہمہ آپ کی زبان و بیان، طرز اظہار اور انداز بیان بالخصوص آپ کی قرآنی تعبیرات، تلمیحات و استعارات اشارات و کنایات اور طرز تخاطب کے مختلف پیرایے آپ کی عبقری شخصیت ذہانت و ذکاوت، فراست و فطانت کے مختلف پہلوؤں کو طشت از بام کرتے ہیں۔

یہاں مولانا آزاد کے بارے میں نقادانِ ادب کے چند خیالات پیش ہیں، جن سے مولانا آزاد کی عظیم عبقری شخصیت کے مختلف زاویوں کی نشاندہی ہو سکتی ہے، یا کرتے ہیں۔ پھر اردو کے ستم پیشہ نقادوں کی کم ظرفی و کوتاہ اندیشی کا ثبوت ملتا ہے۔ مولانا سید صباح الدین عبدالرحمن نے مولانا آزاد کے اسلوب بیان کو اردو کے عناصر خمسہ (سرسید، شبلی، حالی، نذیر احمد، محمد حسین آزاد) کی تکمیل قرار دیا، فرماتے ہیں:

مولانا آزاد کے اسلوب بیان سے وہ کمی پوری ہو گئی جو اردو کے عناصر خمسہ کے اسلوب میں رہ گئی تھی۔ کیوں کہ مولانا نے مشکل الفاظ و فقروں کو ایسے حسن تناسب سے استعمال کیا ہے کہ دروبست کی خوبی و موزونی سے ان میں فصاحت پیدا ہو گئی ہے اور وہ صحیفہ ادب بن گئے ہیں۔ جس طرح غالب کی مشک پسندی سے اردو غزل دقیق و عمیق خیالات کی متحمل ہوئی، اسی طرح مولانا کے بلند آہنگ الفاظ اور ترکیبوں کے ذریعہ وجود میں آنے والی مؤثر و دل آویز تحریر کے نمونوں نے یہ ثابت کر دیا کہ دقیق و خشک مضامین میں بھی کیفیت و حلاوت اور دل ربایانہ شان پیدا کی جا سکتی ہے اور یہ مولانا کی سحر طرازی اور قدرت بیان کا نتیجہ ہے۔" مولانا عبدالماجد دریاآبادی الہلال کے اسلوب پر یوں تبصرہ فرماتے ہیں: خدا جانے کتنے نئے اور بھاری بھرکم لغات اور نئی تیر کیبیں ہی تشبیہات، نئے استعارے اور نئے اسلوب بیان ہر ہفتہ اس ادبی اور علمی ٹکسال سے ڈھل ڈھل کر باہر نکلنے لگے اور جاذبیت کا یہ عالم تھا کہ نکلتے ہی سکہ رائج الوقت بن گئے، حالی و قیلی کی سلاست و سادگی سر پیٹتی رہی، اکبر الہ آبادی اور عبدالحق

بابائے اردو س

ہائیں بائیں کرتے رہ گئے۔

© Associated Asia Research Foundation (AARF)

اور پروفیسر رشید احمد صدیقی مولانا کے اسلوب بیان کا تذکرہ کچھ اس طرح کرتے ہیں:

"مولانا کا اسلوب تحریر وہ ان کی شخصیت تھی اور ان کی شخصیت ان کا اسلوب دونوں کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا، صاحب طرز کی ایک نشانی یہ بھی ہے۔ مولانا کے لکھنے کا انداز لب ولہجہ اور مزاج قرآن پاک سے لیا ہے جو ان کے مزاج کے مطابق تھا، وہی انداز بیان اور زور کلام جن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ پہاڑوں پر رعش سیماب طاری کر دیتا ہے"۔

مولانا کی نثر کو دیکھ کر سید سجاد حیدر یلدرم کہہ پڑے:

"میرا عقیدہ ہے کہ اگر قرآن عربی میں نازل نہ ہوتا تو مولانا ابوالکلام کی نثر منتخب ہوتی یا اقبال کی نظم"۔

حسرت موہانی اپنی شاعری کو مولانا کی نثر کے سامنے بے حقیقت خیال فرماتے ہیں:

جب سے دیکھی ہے ابوالکلام کی نثر

تنظیم حسرت میں بھی مزہ نہ رہا

پروفیسر خواجہ احمد فاروقی نے ایک جگہ لکھا ہے:

برف کو پگھلا دیا۔" فقروں میں مسلح، اور جوش ترتیب فوج کا سا جلال اور شکوہ ہے، الفاظ میں نقارہ ودھل کا شور وہنگامہ، جملوں میں آتش خانوں کی سی گرمی ہے، جس نے مصلحتوں کی اردو کے بیشتر کم نظر نقاد مولانا آزاد کے اسلوب کے شاکی رہتے ہیں، کہ مغرب مغرس اسلوب تحریر سے مولانا آزاد نے کون سا تیر مارا۔؟

ناطقہ سر بہ گریباں ہے اسے کیا کہئے

خامہ انگشت بدنداں ہے اسے کیا لکھئے